۱۰۔ رباعیات

پہلی بات : جماعت نہم میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ چار مصرعوں اور ایک خاص وزن اور بحر میں ادا کیے گئے شاعرانہ خیال کو رباعی کہتے ہیں۔ رباعی میں شاعر جو کچھ کہنا چاہتا ہے، اس کا خیال پہلے مصرعے سے ترقی کرتا جاتا ہے اور چوتھے مصرعے میں اپنے عروج پر پہنچتا ہے۔ اس بحر کے ۲۴؍اوزان رباعی کے لیے مخصوص ہیں۔ اُردو میں رباعی کا آغاز فارسی شاعری کے زیرِ اثر ہوا۔ فارسی ادب میں رباعی کہنے کا رواج قدیم زمانے سے ہے۔ فارسی میں عمر خیام کی رباعیاں بے حد مقبول ہیں۔ اُردو کے ابتدائی زمانے میں بعض دکنی شعرا جیسے قلی قطب شاہ اور مُلّا وجہی نے رباعیاں کہیں۔ اس کے بعد شمالی ہند میں رباعی لکھنے کا رواج شروع ہوا۔

رباعی کے لیے کوئی موضوع مخصوص نہیں ہے۔ عام طور پر اس میں فلسفیانہ، اخلاقی اور نصیحت آموز مضامین بیان کیے جاتے ہیں۔ حمدیہ اور عشقیہ موضوعات پر بھی رباعیاں کہی گئی ہیں۔

ذیل میں مہاراجا کشن پرشاد شاؔد کی رباعی میں زندگی کو غفلت میں گزار دینے پر فکرِ آخرت اور خدا کے آگے جوابدہی کے احساس کو پیش کیا گیا ہے۔ یاسؔ یگانہ چنگیزی نے اپنے مخصوص لب و لہجے میں اپنی انفرادیت کو قائم رکھنے کی بات کہی ہے۔ اس سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ انسان رکاوٹوں اور مصیبتوں کے باوجود راہِ حق پر قائم رہے۔ شاؔد عارفی کی رباعی بھی حرکت و عمل کی اہمیت کو اُجاگر کرتی ہے کہ انسان عیش و عشرت میں پڑ کر اپنی منزل سے غافل نہ ہو۔ جمیلؔ مظہری کی رباعی میں شاعر اپنے دوستوں سے درخواست کر رہا ہے کہ وہ صبح کی تلاش کا جذبہ یعنی بہتر مستقبل کی تمنا کو اس کے دل میں زندہ رکھنے میں مدد کریں۔

۱۔ کشن پرشاد شاؔد

جان پہچان : مہاراجا کشن پرشاد شاؔد ۲۸؍فروری ۱۸۶۴ء کو حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ زمانے کے رواج کے مطابق انھوں نے عربی، فارسی، فلسفہ و منطق کی تعلیم حاصل کی۔ وہ ریاست حیدرآباد میں دو مرتبہ وزیرِ اعظم کے عہدے پر فائز ہوئے۔ سرکارِ برطانیہ نے انھیں 'سر' کے خطاب سے نوازا تھا۔ شاؔد ان کا تخلص تھا۔ انھوں نے تقریباً ساٹھ کتابیں تصنیف کیں۔ 'باغِ شاؔد، بیاضِ شاؔد، رباعیاتِ شاؔد' اور 'جامِ جہاں نما' ان کی مشہور کتابیں ہیں۔ ۹؍مئی ۱۹۴۰ء کو حیدرآباد میں ان کا انتقال ہوا۔

غفلت میں گنوا کے صبح کو شام کیا
افسوس ، یہاں آ کے نہ کچھ کام کیا
کس طرح خدا کو منہ دکھاؤں گا ، شاؔد
عقبیٰ کا نہ کچھ ہائے ، سر انجام کیا

F2H2HC

۲۔ یاسؔ یگانہؔ چنگیزی

جان پہچان : یاس یگانہؔ چنگیزی کا نام مرزا واجد حسین تھا۔ وہ ۱۷/ اکتوبر ۱۸۸۳ء کو پٹنہ (بہار) میں پیدا ہوئے۔ پہلے ان کا تخلص یاسؔ تھا بعد میں یگانہؔ ہوگیا۔ ان کے کلام میں ایک خاص طرح کی انفرادیت کا رنگ حاوی ہے۔ بول چال کے ایسے الفاظ بھی جو ادبی زبان کا حصہ نہیں ہوتے، معنی میں تیزی اور تندی لانے کے لیے یاس یگانہؔ انھیں استعمال کرتے تھے۔ ان کے کلام کے مجموعے 'آیاتِ وجدانی' اور 'گنجینۂ' کے نام سے شائع ہوئے۔ یاس یگانہؔ چنگیزی کا انتقال ۴/ فروری ۱۹۵۶ء کو لکھنؤ میں ہوا۔

مردانِ خدا کسی کے آگے نہ جھکے　　دل شعلۂ غم سے پُھک رہا تھا، پُھکے
جادہ اپنا ہے اور ارادہ اپنا　　دھارا کیا پتھروں پہاڑوں سے رُکے

۳۔ شادؔ عارفی

جان پہچان : شادؔ عارفی کا اصل نام احمد علی خان تھا۔ وہ ۱۹۰۰ء میں پیدا ہوئے۔ ان کا وطن رام پور تھا۔ ان کی نظموں کا پہلا مجموعہ 'سماج' ۱۹۴۶ء میں شائع ہوا۔ ان کی غزلوں اور نظموں میں طنز و مزاح، واقعاتی رنگ اور افسانوی کیفیت کا امتزاج ملتا ہے اور شاعری میں مزاحمت کا عنصر نمایاں ہے۔ ان کے مجموعے 'شوخیِ تحریر' اور 'سفینہ چاہیے' جدید شاعری کے نمائندہ مجموعوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ شادؔ عارفی کا انتقال ۸/ فروری ۱۹۶۴ء کو رام پور میں ہوا۔

نَفَس جب عشرتوں میں کھو جاتا ہے　　آدمی سُست گام ہو جاتا ہے
سعیِ منزلِ طلب کو جاری رکھیے　　نہ ہلائیں تو پاؤں سو جاتا ہے

۴۔ جمیلؔ مظہری

جان پہچان : جمیلؔ مظہری کا اصل نام کاظم علی تھا۔ وہ ۲/ ستمبر ۱۹۰۴ء کو پٹنہ (بہار) میں پیدا ہوئے۔ پٹنہ میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد انھوں نے کلکتہ یونیورسٹی سے فارسی میں ایم اے کا امتحان پاس کیا۔ انھوں نے صحافت کے شعبے میں خدمات انجام دیں اور فلمی دنیا سے بھی وابستہ رہے۔ ۲۳/ جولائی ۱۹۸۰ء کو بھیکن پور (مظفر پور) میں ان کا انتقال ہوا۔ 'نقشِ جمیل، فکرِ جمیل، آب و سراب' اور 'عکسِ جمیل' ان کے شعری مجموعے ہیں۔

اے ہم نَفَسو، سوزِ جگر دیتے جاؤ　　پروانوں کو اک رقصِ شرر دیتے جاؤ
تم آکے شبستاں میں سحر کیا دوگے　　ہاں، یہ کہ تمنائے سحر دیتے جاؤ

معانی واشارات

عقبیٰ	-	آخرت، عاقبت
سرانجام کرنا	-	انتظام کرنا
مردانِ خدا	-	خدا کے خاص بندے
پھکنا	-	جلنا، جھلسنا
جادہ	-	راستہ
نَفْس	-	وجود، جان، ذات
عشرت	-	شادمانی، خوشی
سست گام	-	سست رفتار
پاؤں سو جانا	-	پاؤں سن ہو جانا مراد بے حرکت ہو جانا
نَفَس	-	سانس، دَم
رقصِ شرر	-	شعلوں کا ناچ
شبستاں	-	خواب گاہ، سونے کا کمرہ

مشقی سرگرمیاں

* رباعیات کا بغور مطالعہ کر کے ذیل کی سرگرمیوں کو ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

(۱)

۱۔ شاعر کو جس جگہ کام نہ کرنے کا افسوس ہے، اُس کا نام لکھیے۔

۲۔ شاعر کو جس کام کے نہ کرنے کا افسوس ہے، اسے بیان کیجیے۔

۳۔ شاعر خدا کو منہ دِکھانے کے قابل نہیں، وجہ تحریر کیجیے۔

۴۔ عقبیٰ کے معنی و مفہوم لکھیے۔

۵۔ کشن پرساد شادؔ کی رباعی کا مرکزی خیال لکھیے۔

(۲)

۱۔ مردانِ خدا کی پہچان قلم بند کیجیے۔

۲۔ شعلۂ غم کے مفہوم کو واضح کیجیے۔

۳۔ رباعی میں پتھروں اور پہاڑوں کے مفہوم کی وضاحت کیجیے۔

۴۔ یاس یگانہؔ چنگیزی کی رباعی کا موضوع بیان کیجیے۔

(۳)

۱۔ آدمی کی سست روی کی وجہ لکھیے۔

۲۔ پاؤں کے سو جانے کا سبب تحریر کیجیے۔

۳۔ 'تھک کر نہ بیٹھ جانے' کے مفہوم والا مصرعہ نقل کیجیے۔

۴۔ رباعی سے ہم معنی الفاظ تلاش کر کے لکھیے :

چاہ ، مقامِ مقصود ، کوشش ، خوشی و مسرت

۵۔ شادؔ عارفی کی رباعی کا مرکزی خیال بیان کیجیے۔

(۴)

۱۔ شاعر کے مخاطَب کی نشاندہی کیجیے۔

۲۔ سوزِ جگر، رقصِ شرر، شبستاں اور سحر کے مفہوم کو واضح کیجیے۔

۳۔ جمیلؔ مظہری کی رباعی کا موضوع بیان کیجیے۔